REGISTERED No. A.705



اصغر علی محمد علی تاجر عطر لکھنؤ کا عطر خاص ترکیب سے بنتا ہے

مینیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لیجاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پرنسپل صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائیگی یعنی للعہ سالانہ قیمت لیجائیگی یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اسوجہ سے کہ بدولت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے خدمت ملک کر رہا ہے نمونے کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کرسکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اُس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہوں اور دوسرے پرچے میں آپکے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار ہوجائیں اگر اس پرچہ کے مضامین آپکے حسب مطلب و مذاق کے موافق معلوم ہوں تو پھر ہفتہ کے اندر تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ اودھ اخبار شاہ السلامت۔ ہندوستان ایسے مشہور یکتا و یگانہ پرچہ کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر بسبب قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو اُنہیں لازم ہے کہ کچھ سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کروالیں۔ دام و درم نہیں تو قدمی کوشش سے فائدہ اُٹھائیں۔ مذہب یا نادار یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف حمیت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاک کے صاحب ذاکر ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں گاؤ گھپ ہوجاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار شتاب نامہ منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے دستخط لیکر نیاز مند منیجر خود نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناموش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب دو ڈاک آزیادہ تنگ طلبی اور زبردستی نہیں کیجاتی پرچہ بند کردیا جاتا ہے۔ لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاک خانے سے حاصل کرلی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے اُنکے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی صلح کل پالیسی کے مطابق نہونگے وہ شائع نہونگے اور انکی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رُخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تنقیص اُن میں نہو فقط

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انہیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

---

* لطف جوانی کے استعمال کا بہترین زمانہ موسم سرما ہے مفصل اشتہار صفحہ ۲۰ و ۲۱ کے درمیان کی چٹھی میں ملاحظہ ہو۔

جلد ۳۰ نمبر ۴

مضامین

بابتہ ۲۸ جنوری ۱۹۲۰ء

شراب کہنہ بجام نو

نمبر ۳

(تتمہ ۱۴ جنوری ۱۹۲۰ء)

دگر جام دیتے ہیں ساقی و رنگ — کہ دنیا کی کرگٹون کی دانی ہے تنگ
چلے آئے لندن کے قومی وزیر — بنے نیک طینت بڑے خوش ضمیر
سبب ان کے آنے کا ہے مستتر — بظاہر ہے سرہم ان کی نظر
اٹھایا ہے سر چینی اشرار نے — انہیں کے مرنے اور مارنے
خدا ان سے بچے بتاتے ہیں یہ — تجارت میں پیار دکھاتے ہیں یہ
تجارت میں سب راز کی بات ہے — تجارت لباس تجارت غذا ہست
اسی سے ہے سرسبز دولت کا روکھ — مثالی ہے یہ ملک گیری کی بھوک
گر جنگی اژدھا جاگ اٹھا — ذرا پرسش تجارت کا کھٹکا اٹھا
ادھر سے تو مانع ہیں نرمی بھلی — ادھر روس کی پشت گرمی بھلی
چلا کچھ نہ مکر نسیم کا سحر — دکھا جو آیا کچھ خانہ جنگی کا سحر
بھری اسکے سر میں جو قومی ہوا — تو غیروں سے ڈرنے سے مائل ہوا
کہا اس سے بے بھائی جنگی ہی ہے — تنگی بھی ہے اور تنگی بھی ہے
مجھے ٹیکس دیتے فرنگی ادھر تیغ — بنے گا تو قومی شہر کا سیہ پیچ
مدد گاہ کی تیرے کاموں میں دخل — لگا بیچنے جا ہے تو آزادی کے مخل
گر ہوا آزاد وہ بے صفات — سنائی کسی طرح یاروں کی بات
ضرورت ہے ترتیب مزاج کی — بندے ہاکہ دھاکہ انگلش راج کی
اسی سے چلے آئے قومی وزیر — کہ دیکھیں بیان کتنے ہیں باصبر
وہ خیال کے جنہوں شمشیر جنگ — ملیح خیالات اہل فرنگ
مسینوں سے لگتے ہیں ہم جو عظیم — بچے امتیاز صحیح و سقیم
عجب کیا ہے چین میں کچھ [illegible] — [illegible] کرین خیرخواہی کا حق
گرفتاران میں ہے ہندوستان — جو چینی کی لٹوں میں ہیچ زبان
پھیلی ہے نہال سے تحت بڑھنے — بڑھا سے تو سرکار سے تھوڑی کٹائی
بنا جو سے کرنے تو بار مار — بہ سایا سافرے بیار
مجھے کیوں ہو سودائے جمہوریت — کہ قسمت میں تیری ہے محکومیت
کہا کس نے تو ہیں کہ تو اب دیکھ — تو چپکے میں [illegible] دیکھ

مجھے کیا جو کیا جوئی چین میں — مقدر میں تو سو جو تیری ہین
جو سر و ہے گئے ہیں جتا ہے آئے — دعا اس نگینوں دل سے جاتیں آئے
چھڑی جنگ آزادی ملک کا ال — ہوئی غیر پر یہ ترقی وبال
کیا فتح جمہور نے انکن — تو ڈالا ملکوں حکومت ہوا کا
ہوئے متحد بیر پیکار و جنگ — جو امن جاپان و اہل فرنگ
ہوئے چین کے مسلکین یا امن سلام — دیا سکو مذم و عمل کا پیام
کلام ان سمجھیں کا عدا لے سنا — گئی پڑ [illegible]
یہ وہ دیکھیں جو رنگ غنا اور چین — نہ ہم کر کے مجبور ہے کار میں
جو مغرب ہے ہم کو ان کی ہوا — وہ ہے خانہ جنگی کی بیماری ہوا
پلایا تھا گھول کر آب وبیم — کہ ہو ور رنج دل سے امن اوہام
کروں خانہ جنگی کی توصیف کچھ — نفاق اور [illegible] کی تعریف کچھ
ادھر تو حریفوں سے پیکار ہے — ادھر باہمی جوتی بیزار ہے
ہزاروں کٹے اور ہزاروں مرے — ہوئے صاف [illegible]
ماخوذ میں کچھ ایسا آیا خلل — ہوا گرم بازار جنگ و جدل
[illegible] — اسی میں ہے کل ایشیا مبتلا
عراق و عرب چین ایران و ہند — اسی [illegible]
ہے یورپ کے قبضے میں [illegible] — [illegible]
جنہیں ہے خیال وطن پیار کی — انہیں [illegible]
کہا ہے اخبار کی [illegible] — [illegible]
[illegible] — ادھر [illegible]
جو جو حامی اہل وطن [illegible] — [illegible]
وفا سے ہیں بیزار اہل عراق — [illegible]
نہیں [illegible] کا نام — ازل سے ہیں [illegible] انقلام
اسی پہ ہیں مغرور اہل [illegible] — کہ سارے زمانے سے [illegible]
[illegible] — [illegible]
فدائے وطن ان میں ہے [illegible] — وہ بیچارہ ہے [illegible]
اٹھاتا ہے کا دریائی [illegible] — تو [illegible]
[illegible] — کہ [illegible]
ہوئے نام اصلی آئین [illegible] — تو [illegible]
محارم کی توقیر کرتا ہے یہ — شریعت کی تقصیر کرتا ہے یہ
ہوئی [illegible] جمہوریت [illegible] — تو [illegible]
جو بزم سیاسی مرتب ہوئی — کہ غیروں کی چالوں سے [illegible]
[illegible] رشوت پناہ — کیا ایک دم میں [illegible]
کبھی [illegible] — کبھی حضرت [illegible]
[illegible] — [illegible]

کا ما لی کے درمیانے جینس بچے نادار کی زرو مال - بوشیان - بوٹے - تیرنج - لکھنؤ کے بہترین کاریگروں سے تیار کرائے گئے ہیں - قیمتیں کم - پتہ - حافظ مسیتا محمد رفیع ماہر گولہ

نہیں اب بھی کچھ ترقی پہ ختم
اگر ہو ہوا دور قاچار ختم
رضا شاہ ہیں گرچہ زود شناس
مگر ہوگی جانی جہان سے بھی یاس
اگر بادشاہ صاحب خاصی سے دور
تو ہو جائیں گے شاہ سے بھی جو ہو
خوشامد بنا دے گی فرعون انہیں
تو روکے گا قید وان سے کون انہیں
نہیں گے شہنشہ سے اللہ میاں
غضب میں پھنسے گی رعایا کی جان
کیا ہے فرار بقصد فرار
بہشتی خزانوں میں زر بے شمار
ہوا تین نصیبی کی بہار کی تھیں
وہ سلطنت میں ملک کے کچھ
نہیں ملک بھی زیر حکم عوام
وہی خود گیری کا پھیلا ہے دام
رضا شاہ جنگ سے سرور ملک
ترقی پہ تھے جاتے تا در ملک
تمام اہل وطن کو امید تھی
کہ اب عہد شاہی کی نکبت ملی
مگر اب تو شاہی کا ہے رنگ کھلا
وہی ہے شہنشہ وہی ہے بادشاہ
وہی ہیں مصاحب وہی ہیں ندیم
وہی ہے گرگ وہی ہے نعیم
ہر ایک جا دلوں کی ہے چھینا جھپٹ
نہ قصہ کوئی ہے نہ جنگی سپاہ
بچائیں عدو سرحدوں پہ ادھر
تو دیکھا کرے شاہ کیوان حشم
سعادت وہ سال گزشتہ کی تھی
ہوا اک وہ حملہ آمیران نے بڑی
بہا جنگی خانے کے افسر کا خون
وہ رنگی مگر کان پر شہ کے جوں
جفا جان غضب ہو گر دوران رسید
زمین خون شدہ خون ہو گر دوران رسید
نہ سرحد سے حکم نہ سامیں درست
امارت میں جست اور افعال سست

محمد علی شاہ سے کچھ کم نہ تھی
تو وہ مسلی شاہ کو گئے بھول بھی
جو احمد علی شاہ روانہ ہوئے
تو رضا اور رضا میر خانہ ہوئے
قرآن سے ہوا جا بہت دور
ابھی خانہ جنگی کا باقی ہے دور
پلا ساقیا وہ کے تھوڑی ہی پی
جو خدمت جو بیداری... بس
یہی ہے ترقی بس ایران کی
کہ غیروں میں تحسین آیین شان کی



آپ رو پہ چھوڑا لیے - بارش کی چھینٹیں چھتری نہیں روک سکتی ::

ستم صاحب حشمت و ملک و مال
ستم پرور ستم ستم جو زوال
کریں ترک تمیز اور آئین خراب
بچائیں خواتین کو بے حجاب
سر بزم وہ پی پی کھڑا کرے
دکھاتے نہ تو سے نہ وہ کھڑا کرے
اگر گرم صحبت ہوا جاب کی
تو پی پی جو ساقی نے نا بھی کی
جو شوہر کا حق ہو وہی دوست کا
سبق ہے کتاب پر سادات کا

ذرا ان کا جو کام ہے متعلق سے
وہ بڑھا تیار نہ تہذیب اور ادب
سب مشغل کی طرح اور ہو کر کا
نہ تام اس کے پردے کا اور کر خود کا
نہ صنعت نہ حرفت نہ تعلیم ہو
اصول شریعت کی ترمیم ہو
وطن پروری سے نہ مطلب ہو کچھ
نہ تعلیم سائنس کا اسباب ہو کچھ
فضائل قدیمی جوں بار رہ ہوا
رہیں یہ اسیر کمینہ ہوا
نہ فن تجارت سے ہو کچھ
یہ تہذیب یورپ کا حاصل ہوا!
ہو گئی جو تو انسانوں میں ہو تقدیر
نہ ہو ان آئین کا تو ہوتا کا
مسلمانیاں کے آثار سے
رہیں میز پر جان جل کے جیسے
غلام رہیں کی سوداگری
بس ہر طرف تماشائے خیالگری
نشانے کی اصلاح کا ہو سہارا
ترقی کی منزل کا ہے نہ سہارا
مگر اس نے پائی ہے جنگی کمال
خدا سا اس و لئے رنگیلا ہوا بال
نہ دیکھے وہ فاقہ جنبش کا جھول
کہ مشہور عالم ہے جس کا قول
یہی کیا ہو تربیت پہ بیٹھے رہو
وہ سب کچھ ہوا ہم اکیلے رہو
بہت سن چکا خانہ جنگی کا حال
بڑا ساقیا آپ آتش بھول
نکلے ہیں سرو بیٹھے نے کیا اکھاڑ کر
چلی آ رہی ہے وہ تا دمن کی جھاڑ کر
دل ایشیا کو لبھاتی ہوئی
لبھاتی ہوئی مسکراتی ہوئی
ارادہ ہے ہند ترکی کا
بچا اس کے فرزند سے ہو گا
وہ نیت کہ ہو ایشیا متحد
عداوت کا مخلص کے ہو مستند

بظاہر غلط اور وہ خوار ہے
مگر اس پہ قبضہ تیار ہے
خرابت سے آئی نہیں باز یہ
زمانے دکھائی ہے انداز یہ
ہوئی روس و انگلینڈ میں ایک جھڑپ
تو ورا تھے اور کس نے کے ورق
سفارت کی جا کر لڑائی ہو لی
لباس شرارت کی جیب کھلی
وہاں انشا کی مسالا ملا
کیا ایک نے دوسرے سے گلا
وہ تڑپا یا اور جان کی جیلائے
وہ فرما یا اور جان کی ست پٹائے
ملائی پہ پہلے تو غرض ہوئی
مگر دوسیوں تک کی پھر جوش ہوئی
یہ تھا سال ماضی کا سیاہ اثار
جو سوکھے تو شاید دکھائے بہار
پلا ساقیا لا کے گلی میں سے
ابھی سترہ نہیں چند کرتی ہیں ملے
پلائے کہ رنج و محن دور ہو
سیاہی شب غم کی کا نور ہو
چمکنے لگے پھر محبت کا ماہ
کرے کیک عشرت کا پھر قاہ قاہ
ہوئی شہرہ اس میں کانگرس
مدار یہ غیر از توقف سیاوریس
ہوئے ایسی مجلت سے سب متحد
کہ گویا نہیں تھی کبھی ان میں ضد
ملیں ہیں کہ بچھڑیں نہ پھر ساقیا
نشوں بھوت پھر ہو کے برادیا
چھلکتا ہوا ساغر اک اور دے
ذکر دیر دوا نے میں تی الفور دے
جسے پی کے ہو جائے تسکین قلب
جسے پیتے ہی ہو غم و رنج سلب
ہیں رند گر غم کے غم ساقیا
تو پھر بھی نہ ہو منقل غم ساقیا
سن بست و ہشتم روانہ ہوا
جہنم میں اس کا ٹھکانا ہوا

نئی سال کا خیر مقدم ہو اب
و صدمہ کوئی ہو نہ کوئی تعب
جو ہم کو ستائے وہ نا پید ہو
جو ہو کوئی خائن ہو یا قید ہو
ترقی پہ اقبال ہو پنچ کا
ظرافت میں ہو ذائقہ لنچ کا
رہے جگمگاتا ظرافت کا تاج
ہے گمراہ ان کا دستِ سراج
ہدایت کرے وہ ظرافت کے ساتھ
نصیحت کرے وہ لطافت کے ساتھ
وہ ثانی ہو اس کا کسی شہر میں
اور وہ پنچ جگ جگ جیسے دہر میں
ظرافت کی پھیلے سدا روشنی
رہیں مستتر ہو حد و سے دنی
مطالب ایڈیٹر کے بر آئیں سب
رہے اس پہ فضل خدا یوں ہی اب
خریدار خوشحال و خرم رہیں
وہ ہنستے رہیں اور ہم ہم رہیں
زلہ بندِ خوانِ ظرافت رقم
خدا کا رہے سب پہ فضل و کرم
لگی دل کی بجھ جائے جو لطف پائے
ہنسے خود بھی اور دوسروں کو ہنسائے
پریس ہیں اور کاتب اور سنگ ساز
خدا یا ہوں ان سب کی عمریں دراز
لے جام اک شائے نمبر بھری
ہوئی ختم بندے کی اب شاعری
دعا ہم ہوا ساقی نامہ تمام
فقط والکلام والسلام

راقم
رند قدیم
بقلم

بات تھوڑی سو آگے بڑھے
خامہ مضمون کو کس طرح گھیرے

خط کتابت کے وقت نمبر خریداری ضرور لکھیے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔

شرح ادبار بر کلام اقبال

مولانا پنچ۔ جیسے حضرت دوسرا تحفہ۔ یہ کیلنڈر ہے۔ نہیں دلی کی جامعہ ملیہ اسلامیہ سے ملا ہے۔ چھوٹے سے کارڈ پر سبلی تیں دار اس شعر فارسی کے بہت خوبصورت چھپے ہوئے ہیں۔ سرے پر چھا نسخ لکھا ہے ہ جامعہ کا ہدیہ اجامعہ عربی بتا طرز کر بھی کہتے ہیں۔ کسی ادیب نے اس جامعہ کی مہر چاند تارے کی شکل میں غالباً اسی وجہ سے کی ہے کہ طرز کی شکل سے ملتی جلتی ہے۔ اس چاند تارے کے پیٹ میں دو درخت کھجور کے بھی بنے ہیں۔ بعض کسی ادیب کی شوخی طبع پر دلالت کرتے ہیں۔ کیا معنی کہ شعلۂ جمعہ کا ترجمہ ہے خرما ایک مشت؟ طالبان جامعہ مزاج رنگتا طرز ہونے کی وجہ سے مٹھی بھر کھجوروں پر قناعت نہ کریں گے تو اور کیا کریں گے۔

اس لال لال مہر کے نیچے کالی کالی چھ سطریں ہیں جن میں نقاش نے حروف ایک خاص ترتیب سے جمع کر دیے ہیں۔ دوسرا شعر بالکل معلوم ہوتا ہے جیسے کچھ لکھا ہے۔ ان ان لکھا ہے۔ اور پڑھا بھی جاتا ہے جس پڑھے لکھے آدمی کے سامنے رکھ دیجیے گا وہ پڑھ لے گا اور جھٹ سے کہہ دے گا کہ یہ کوئی فارسی ترانہ ہے۔ ترانہ اصطلاح موسیقی بے معنی الفاظ یعنی دند مخصوص تنانا تنا توم تنا نا توم تنا ہے۔ مالی توم ہندوستانیوں کے فارسی دیوان کی تشبیہ ایک مقبول انام ہنسنے کا ظریف شاعر نے خوب دی ہے فرماتا ہے ؎

فارسی میں کسی ہندی کا جو دیوان نکلا
بیضۂ بلبلِ شیراز سے تو بیان نکلا

اس تشبیہ کی باریکیاں تمام کی سمجھ میں نہیں آ سکتیں اس لیے توضیح کی ضرورت ہے۔ لیجیے حضرت بلبل کی بولی ایک تو عام ہوتی ہے جو ہر موسم میں ہر ایک جگہ کے بلبل بولتے ہیں اور ایک خاص موسم بہار سے متعلق ہے جیسے گلاب کی لمبی لمبی شاخوں پر نیسانی ابر کے شامیانے کے نیچے بیٹھ کے اور دوسرے حریف کو زبان کھول کے کا پیام جنگ دیکے حضرت پڑتے ہیں

شیراز کا بلبل دنیا بھر میں مشہور ہے۔ اسی طرح جناب مولوی طوطیان صاحب (مرحوم) کی بھی طلسم کی بھی دو بولیاں ہیں ایک عام (یعنی وہ رٹی ہوئی) جو نے نئے رٹی ہیں۔ اور دوسری کسی نہیں سکھائی ہوئی عالمان علم بخوبی جانتے ہیں کہ سکھائی ہوئی بولی کے سوائے جناب مولوی طوطیان صاحب نہیں جانتے وہ صرف آواز کی نقل فرماتے ہیں جو الٹی آل حافظ الصوت میں محفوظ ہو جاتی ہے۔ مولوی طوطیان صاحب اتنے ذہین نہیں ہوتے جتنے حضرت مولانا امیر صاحب ہوتے ہیں۔ جس طرح شیراز کا بلبل مشہور ہے اسی طرح ہندوستانی طوطیاں مشہور ہے۔ مولوی طوطیان صاحب ذری ذہین بھی ہیں مگر سخت گیر۔ خطرناک ہیں قصد ظاہر ہوتا ہے کہ ان دو مختلف جانوروں کی بولیوں کا تفاوت دکھانے جنہیں سے ایک کی عام اور خاص دونوں قسم کی بولیاں واجبی ہیں اور دوسرے کی واجبی بولی تو ہے لیکن محض گو صحبت کے اثر اور نقالی کی قوت کے ذریعہ اکتساب اسکی زبان سے کچھ الفاظ نکلوا دیے جن کے معنی وہ خود نہیں جانتا سنکر کو سمجھ بیٹھے کتنے شاعر وہی یاد کر لیا۔ ۲۰ کا دور تو یاد ہے مگر ۲۰ کے ۱۰ کا مفہوم جانتے ہیں دو دو کے معنی بیٹھے ہے بلبل شیراز کی۔ فطرت کا تقاضہ یہ تھا کہ انہیں سے بلبل نکلتا اور اپنی ہزار داستان کا ظہور پیش کرتا مگر جنس کی تربیت نے اور اہل بچے صاحب نکلے تو پہلے میں میں ٹیں ٹیں کرتے رہے وان حرفوں کا وجود فارسی الف ہے میں نہیں (۲) بعد ازاں پیشی آپ وہاں رہتے اور ناجنس کی صحبت میں رہنے سے جو آوازیں کانوں میں پڑیں وہی بولنے لگے۔

وہ جانتے کہ مصنف صاحب کا بیان ہمارے سامنے نہیں ہے ہم طوطیان پر اسی بیضہ بلبل کے زیادہ غور نہیں کر سکیں۔ صورت کی وجہ سطریں لکھی ہیں جیسے کار اک خوش نما سلطنت نسب بچہ سے ہیں جو طوطیان بنے ہیں وہ نہیں معلوم کہاں کر گیا ہے اور کب شاعر صاحب دام اقبالہ کو خیر آزاد سے وہ کیا ہے؟

(ذاتے رشتیاب ہوئے فرماتے ہیں ؎

ساقیا از فرط فطرت بجام رنگین
در آتش صہبا سے مینا گداز مرا

پہلے مصرعہ کا ہندی ترجمہ تو یہ ہوا کہ فطرت یا اصل فرط مد شراب کے گلگوں (کاگڑ ام) سے میرے جام رنگین ہیں تو نے جیسا کہ سرا فرط خود بخود پہلے دونوں معنی ہو سکتے ہیں)

اور دوسرے مصرعہ کے معنی اگر منقول عنہ کی صحت کا اعتبار کیجیے اور گداز کے بجائے گداز ہو تو یہ ہونگے کہ میری شراب کی آگ سے میرے گداز شیشہ کو پگھلا دے؛

اور اگر گداز ہو جیسے کہ یعنی ہوئے:-

میری ہی شراب کی آگ سے میرا شیشہ پگھلادے۔

ہر تقدیر ہر دو ترجمہ میں بھی الفاظ ہی ہوتے ہیں البتہ ایک لفظ دوسرے سے معنوی ربط نہیں رکھتے۔ آپ خود ہی ملاحظہ کر سکتے ہیں کہ یہاں معنوی ربط نہ لفظاً کہ لفظاً سے ہے جو ایک مصرعے کو دوسرے مصرعے سے ہو تو ہوا ایک وصف۔

دوسرا وصف یعنی مشہور کتابت کبھی شعرا اس نہج سے استعمال کرتے ہیں کہ مبہم لفظ کی طرح رنگ ہے وہ محل استعمال سے بغیر تصریح کے صاف سمجھ میں آ جاتا ہے ہو جاتے۔ حضرت میں کتابہ کے مرجع اور کسے ہیں کہ جن ذہنی تصورات یعنی خیالات سے ہم کام لے رہے ہیں وہ عام ہو چکے ہیں اور تمام اہل ہنر انھیں جانتے بھی ہیں لہذا ہمیں قرینہ کی ضرورت نہیں جو سامع کے ذہن کو اصل مقصود کی طرف کھینچ لیجائے مثلاً ایک مشہور شاعر کی مثنوی کا شعر ہے ؎

اودھر سے دل کھولا یکا دلے
آگ میں آگ لگانے والے (مرزا)

یہ آگ سے دل ہی کی تعبیر شعرا میں کہانی ہوئی بات ہے یہاں دل جلانے سے مراد ہے خلاف مزاج اور ناگوار بات مثلاً وصل سے انکار۔ دوسرے ہیں یہ اصرار ہوتے ہیں تکرار سے ایسی باتیں بھی مشہور ہے ان دونوں باتوں کی شہرت دوسرے مصرعے کے معنی کا لطف ظاہر کرتی ہے۔ دل کیا جل کہ آگ میں آگ لگائی؟

یا مثلاً میر صاحب فرماتے ہیں ؎

عشق بتان دل کی نہ تھی دسترس کلیم
یک شعلہ برق خرمن صد کوہ طور تھا

یہاں میر صاحب کا مقصود کلیم (موسیٰ) کی کمزوری کا اظہار ہے۔ کلیم کا قصہ مشہور ہے آتش عشق تجلی یا شمع شوق کے دیدار کے ساتھ بھی مشہور ہیں۔ کلیم کوہ طور پر گئے وہاں انھوں نے دیدار الٰہی کی آرزو ظاہر کی تھی۔ پہلے انکار ہوا پھر ایک جھلک دکھا کے دل کی مضبوطی کا امتحان ہو گیا یا کمال کا کمال بھی واضح کر دیا گیا بجلی چمکی طالب دیدار غش کھا کے گرا۔ آگ لگی کوہ طور کے درخت جل کے خاک ہو گیا۔ غش کھا کے گر پڑنے کے یہ معنی ہے کہ دل افسردہ تھا ورنہ جس دل میں آتش اشتیاق بھڑک اٹھتی ہے وہ کہیں بجلی کی چمک سے مرعوب ہوتا ہے؟ شعلے کوہ طور ایک تنکے کی طرح ڈھیر کے جائیں تو دل سے نکلا ہوا شعلہ انہیں خاک سیاہ کر دے۔ کلیم اپنے دل کی آگ سے بجلی کا مقابلہ کرتے بیہوش ہو گئے سو یہ بے اعراز کرتے رہتے ارشاد شوق پیدا ہو جاتا ہے۔ زیر تنقید شعر کے معنی بھی اسی طرح ہیں سمجھا دیجے فطرت کیا ہے؟

جام کیا ہے؟

آتش صہبا سے مینا کیا ہے؟

مینا گداز یا مینا گداز کیا ہے؟

طرب طلب کے وہم کو شہرت کا خیال کیجیے فطرت کو فطرت کیجیے جام سے مراد حسن انسانی اظہار مراد لیجیے۔ جو چیز اس جام میں ہے جھلک دے فرض کیجیے تب بھی آتش صہبا سے مینا گداز یا گداز مینا سے مراد کا مفہوم سمجھ کے پہرے سے نکلا جاتا اور شاعر نے بیان کیا الفاظ کا انداز نہیں ہوا کہ اس وہم سے بھی اس تمثیل لفظوں سے حاصل نہیں ہو سکتا حضرت شاعر دام اقبالہ اگر شیرازی بلبل ہوتے اور اسکے ذائقے حاصل فرماتے ہیں تو انھیں



ج پارٹی: بھلا اس کے سوا اور کیا ہے؟
ش۔ پارٹی: جو کچھ رائے عالی ہو!
کانگریس پارٹی: بھائیو ہم کیا کہیں؟

ج۔ پارٹی: اے بے غیرت بے شرم!
ش۔ پارٹی: میں بھی یہی خیال کرتا ہوں۔ مزید براں سرکش
مغرور، ڈھیٹ اور متمرد بھی!

کہ کرنیان کی شرکت سے ان جلیبیوں کو بچائیں۔ اور جلیبیوں کی جگہ کرنیان کی نمائش نہ فرمائیں۔

کرنیان کا دوسرا جلوہ ملاحظہ ہو ؎

عشق را سرمایہ سازد از گرمی فریادِ من
شعلۂ بیباک گردان خاک سینا را مرا

دوسری فریاد کی جلن سے عشق کی پونجی بنا میرے سینا کو طور کا ایک شعلۂ بے باک کر دے یہ تو ہوا ترجمہ۔ اگر آپ ترجمے سے شاعر کا مطلب نہیں سمجھے تو بندہ مجبور ہے۔ مخاطب کا نام ظاہر نہیں ہوتا ہے۔ اے کہ ، کہتے ہیں وہ وہ خمخانۂ فطرت سے "جام" میں خود ٹپکتا یا کچھ ٹپکتا ہے یہ اُسکی صفت ہے۔ پہلی فرمائش یہ ہوئی کہ میری شراب کی آگ سے میری مینا کو پھوڑ دے۔ دوسری فرمائش یہ ہے کہ جل بجھا دو فریاد کی ونک (اصل لفظ ونک ہے) سیٹ کے اُس سے عشق کی پونجی بنا دو کہ بنالو اور تیسری فرمائش یہ ہوئی کہ میرے سینا کی راکھ کو بجھل ایک ڈھیٹ لڑکے کے بھیس میں بدل دے۔ اگر عشق کوئی شناسا ہو تو جل بجھا کر کی دھند کہ اُسکی مدد کرا ہو سکتی ہے لیکن کوہ سینا کی بجھل ڈھیٹ لڑکا بن کے اِن نیچے کا کیا جائے گی! کیا یہ بیاج (سوام) کی رقم ہو گی؟۔

آخری یہ ہے ؎

چون بمیرم از غبارم صد چراغ لالہ ساز
تازہ کن داغِ مرا سوزان بصحرائے مرا

فرماتے ہیں۔ جب وہ شخص مرجائے تو اُسکی ریت سے لالے کا چراغ بنا (یہ چوتھی فرمائش ہے) اُس شخص کے داغ کو تازہ کرکے کسی جنگل میں جلا دے۔ (یہ پانچویں فرمائش ہے) "آپ کو واللہ ان پانچوں فرمائشوں کو یکجا فرما کے ذرا دیکھیے تو عجب ملی گئی ہے۔ وہ آتش صہبا سے مینا دہنج دیتے ہے کچل دیا پھر آگری فریاد سے عشق کا سرمایہ بھی ہوا سینا سے شاعری کی خاک شعلۂ بیباک ہوئی اتنی باتیں زندگی سے متعلق ہیں اب وہ شاعر کی جان سے وہ ور دائی جنہی (نام)

انتقال کیا تو خاک کو چراغ لالے کی صورت میں تیار ہوا اسمیں نیا داغ جلا اور ایک صحرا میں جلایا گیا یعنی تین تین لوئیں۔ نہ ہم سمجھے نہ آپ۔ الخیر شاعر سلامت۔ وہی جائے جو خمخانۂ فطرت سے جام میں ٹپکا۔

حالا سیئز ہم کرایں ہو تو جامعہ رد غنس بکم گرش کنید وکور شو ہو ؎

شمع فانوس خیالی را بجام ریختی
بلبل سرو سہی فشرد لی بہ ایام ریختی
سرمہ ورنیا را سے شعلہ ارغوا فریختی
اے کہ از خمخانۂ فطرت بجام ریختی
ذوق صہبا سے سخن گلزار مینا را مرا
اے کہ از مینائے ناپان دل پسود آمیختی
اے کہ از مینائے گری عشق دو آمیختی
چو سب گردن را چو خنجر جوان آمیختی
اے کہ از خمخانۂ فطرت ...... الخ

دگیر گرش کنید ؎

از فلک بستان نوائے طرحی جلادمن
واز جگر بنا فروز سرگرمی ہاد و سن
چشم رانہان لیبا زد بہ سخن فریادمن
عشق را سرمایہ سازد از گرمی فریادمن
شعلۂ بیباک گردان خاک سینا را مرا

الحمد للّٰہ الثالثہ ؎

شیروان پرگشتہ واز دودش ایاغ لالہ ساز
برگ زخندہ نظر فشار و از داغ لالہ ساز
سنگ نسبت وادی جان ایاغ لالہ
چون بمیرم از غبارم صد چراغ لالہ ساز
تازہ کن داغ مرا سوزان بصحرائے مرا

ماشاللہ اگر معنی و مطلب سے کچھ غرض نہ ہو تو شاعری بہت آسان چیز ہے صرف وزن شعری کا جاننا کافی ہے۔ یوں کہنے کو تو ہم نے تصوف کی نظم و نثر کتابیں دیکھی ہیں اور شعرائے ایران کا کلام اکثر زیر مطالعہ رہا مگر بحقیقت ہم خود اس وادی میں اجنبی محض ہیں اسلئے جانتا ہے کہ دل نہیں باور کرتا۔ بار بار یہ کہتا ہے کہ ہرگز یہ کلام مشہور و لائق فائق شاعر کا نہیں

کا ورڈ میں کوئی نشان نہیں کسی نے دل لگی کی تھی چھوٹے سے تخلص لکھ دیا تاکہ ایک خوش کمال کی آڑ میں وہ کے سخنوروں کے اعتراض سے محفوظ رہے۔

بہرحال دل لگی ہو چکی۔ خود ان کی بلا دت اور جہل کو دور کرنا منظور ہو تو اگر سخن فہمی سے مقصد ہے تو خدا کے لیے کوئی صاحب "وجد جامعہ" کے اشعار کی شرح لکھ کے ہمیں مطمئن کر دیں مگر کنایات و استعارات کی تشریح خود ساختہ نہ ہو۔ دوسرے شعراء کی سند ضرور پیش فرمائیں اگر ہمارا اطمینان ہو گیا تو ہم فوراً اپنی غلطی کا اعلان کر دیں گے خدا نخواستہ کوئی دلی کدورت نہیں۔ یہ کسی کا نقص دوسرے شخص کو اہل کمال کی فہرست میں جگہ دلا سکتا ہے۔ اچھا جناب مولانا!

تمیں تمیں لو تمیں فقط

راقم

طالب عفو از بارگاہ الشعرا غنی عنہ

مولانا پنچ کی نوٹ بک

شب برات کی پٹاقا

دیکھا آپنے خواجہ حسن نظامی صاحب کو ہم وہ جو منع کرتے ہیں کہ آتش بازی سے آگ نکلتی ابھی نہیں۔ وہ آگ ہے کسی کی دوست نہیں کبھی جلی اور تی ہے اور کبھی سرکش نہ ہو۔ مگر حضرت کس کی سنتے ہیں آخر شب برات آنے بھی نہ پائی تھی کہ آتش بازی نے انتقام کی ٹھہرائی۔ عام خیال تو یہ ہے کہ ان پر کسی دشمن نے پستول سے حملہ کیا مگر جناب کوئی عام خیال کے تابع کے فکر نہیں ہیں۔ یہ شعبدہ مرحوم آتش بازی کی روح ہے جو دبی ہوئی آگ کا شعلہ تھا جو کئی سال سینہ بھر کے بھڑک اُٹھا۔ ابھی اس ذمہ میں بیٹ کا مرتکب گرفتار نہیں ہوا لیکن پولیس نے تفرقہ جس شخص کو پکڑا ہے وہ ایک نوجوان ہے۔ حل طلب مسئلہ یہ ہے کہ بھائی سنو لیا مرحوم دشمن آتشبازی تھے یا نہیں؟۔

خبر بڑی گل پکی تل گئی - ہمارے خواص بھی بال بال بچے اور ۲۰ آتش بازی کے خراب نتائج کا نوٹس مشاہدہ کرنے کے بعد بچے۔ اُمید ہے کہ اب دو [illegible] میں آگ کا جنس [illegible] دیکھے اور یہ خطرناک چیز اب کہیں ڈھونڈے نہ ملے گی - بڑے بوڑھوں کے ساتھ بھی یہ کثرت مشغول کرنے لگی۔

"بازی بازی با ریش بابا ہم بازی"

ردیف نہیں ہے

گذشتہ ہفتہ میں انجمن معارف الادب کا دھوم دھام کا مشاعرہ ہوا اور خوب ہوا۔ سُنتے ہیں کہ محفل کی آرائش میں کامل اہتمام کیا گیا تھا۔ اکثر نامی شعرا موجود تھے۔ غزلیں پڑھی گئیں۔ داد بھی کم [illegible] تو ہوتا نہیں۔ تشتریوں کو سامعین کی طرف سے پیٹ بھر کے دی گئی۔

طرح کا مصرعہ تھا ؎

دُنیا اُلٹ دوں گر مرا نام نہیں ہے

منتظمین نے اعلان میں پہلے ہی سے کہہ دیا تھا "قافیہ - کام آرام - ردیف نہیں ہے"

وہی ہوا اکثر شاعروں کے اشعار میں کہیں ردیف کا نام نہیں ہے۔ صاحب بفضل خدا [illegible] بیکار، خواہ مخواہ بیت کا وزن پورا کرتے ہیں یہی نہیں بلکہ اکثر اشعار میں [illegible] کا خون کرتے اور [illegible] نظر آتے ہیں۔

مشہور ہے کہ شاعر جان بوجھ کے کسی عیب کا ارتکاب کرے تو وہ عیب مواخذہ کے قابل نہیں رہتا حافظ شیرازی فرماتے ہیں ؎

صلاح کار کجا و من خراب کجا
ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

حرف ردی پہلے مصرعے میں ساکن دوسرے میں متحرک ہے مگر صلاح کار سے جو تعلق کا اعلان آڑے آ گیا - خاقانی مرحوم کہتے ہیں ؎

[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہو جانے پر بھی شاعر کی جان معترضین کے حلقوں سے بچ جاتا ہے۔

مناسب [illegible] کوئی حرج ہے کہ [illegible] کسی کو اعتراض کرنے کا اور [illegible] ہونے کے۔ اسلئے کہ سکریٹری صاحب خود ہی کہتے ہیں "ردیف نہیں ہے" ان صاحب نہیں ہے "نہیں ہے" سے مطلب نہیں ہے۔

ہماری جان گئی آپ کی ادا ٹھہری

جن لوگوں نے امیر حمزہ کی داستان دیکھی ہو اُنہیں خواجہ عمرو عیار کے دام الیاسی کے خواص معلوم ہونگے۔ یہ جال اپنے [illegible] کا عجائب [illegible] تھا کہ دریا کو بڑھا دیا تو وہ عالم آب [illegible] ہو گیا۔ [illegible] سمٹا کیا تو ذرا سا [illegible] اس میں سما گیا۔ فن کی یہ خصوصیت ہو کے اسی میں عجیب [illegible] رہتی تھی۔

ہمیں اس دام سے بھی عجیب تر ایک قانون کا علم [illegible] کے آگے دام الیاسی کی حقیقت نہیں [illegible] قانون اشتباہ کہتے ہیں یہ مثل دام الیاس پولیس کے ہاتھ میں ہے۔ اسکے تحت جس میں کوئی افسون کام نہیں دیتا۔ خدا نہ کرے کہ شبہ کے دام میں کوئی بیگناہ پھنسے۔ پھر ایک نہیں چلتی۔ چنانچہ سنتے ہیں کہ ایک غریب مجرم کے شبہ میں گرفتار ہو کے [illegible] اپنے نصیبوں کو جھینکا کرتا - [illegible] سے رہا کر دیا۔ [illegible] انسانیت فرمائی کہ تجویز میں بھی اظہار افسوس کیا اور زبانی بھی کہا "آپ کو بہت تکلیف ہوئی مجھے افسوس ہے" کیسے وہ غریب آپکے افسوس کو اوڑھے یا بچھائے خدا جانے اتنے دن کیونکر کٹے دل پر کیا گذر گئی۔ زن و فرزند کا کیا حال ہوا۔ یہ افسوس خشک اُسکے کس کام کا۔

پروفیسر لال بجھکڑ

دہلی کے پروفیسر [illegible] صاحب بھی دور حاضر کے لال بجھکڑ ہیں آپ کے نئے [illegible] خیالات ہم نے دیکھے۔ خلاصہ سُن لیجیے۔ فرماتے ہیں کہ سائمن کمیشن ابتداءً [illegible] ہر حال [illegible] انجام [illegible] ہندوستانی چاہتے تھے [illegible] ہندوستانیوں کے [illegible]

وسیع ہو جائے گی۔ [illegible] ہندوستانی [illegible] کی حمایت کرکے [illegible] پھنسا کے رہ جائے گا اور جناب [illegible] انتظام حکومت ہند کی کرسی پر جلوہ افروز ہونگے۔

یہ پیشین گوئی واقعی بہت گہری ہے [illegible] پروفیسر صاحب [illegible] معلوم ہوا کہ دنیا اہل کمال سے خالی نہیں۔ اگلے زمانہ میں بھی ایک منجم [illegible] تھا [illegible] ٹھیک اترتی تھی - یہ پروفیسر صاحب کے بارے میں [illegible] ہے کہ آپ [illegible] بہت آسانی کے ساتھ بتا دیتے ہیں [illegible] کمال [illegible] فرق [illegible]

البتہ آخری بات [illegible] وائسرائے ہونگے [illegible] کا اب قائم کرنے کی غرض سے [illegible] ہوا ہے۔

اگر [illegible] اپنی قدرت سے [illegible] جائے [illegible] امید ہے کہ آئندہ حضرت ہی سے سابقہ ہوگا [illegible] شبہ نہیں - [illegible] کیا [illegible] چار برس پہلے سے کسی [illegible] کے تقرر کا اعلان آج تک نہیں ہوا۔

المختصرات

ہڑتال نے زور [illegible] شہر بھر میں کسی کی [illegible] نہیں آئے گا کانگریس کی ہڑتال [illegible] تمام شہر میں سناٹا ہو گا (اہل ہڑتال کا اعلان)

لاحول ولا قوۃ کیسی ہڑتال۔ [illegible] کو سائمن کمیشن کی آمد کی خوشی میں خوب آتش بازی چھوڑی [illegible] ہڑتال ہو جائے [illegible] ہندوؤں کا [illegible] (کمیٹی کا قول) انشاءاللہ [illegible] سرکاری اعلان۔

وفاداران حکومت [illegible] کمیشن کا استقبال کیا [illegible] نہیں شکست ہوئی۔

[illegible] کمیشن کا کام شروع کرے گا [illegible] کمیشن کے [illegible] سیاستدان [illegible] آتے ہیں [illegible] نہیں۔

[illegible] کا اعلان [illegible]

غذائے روحانی

معدن النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہر امین گرو لگائی

اور

ایک گراموفون کیطرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہوچکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تاحال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم مین مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

استاد محمد علی خان

میان تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا اُنکی دھرپد اور ہوریاں اس کتاب مین انہون نے نقل کر دی ہین لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہین تو کتاب کے مضمون سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت صفائی سے مطابق کتاب ہی لکھ دیے گئے اسطرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہین جسطرح کہ استاد خود تعلیم دیتا اور ایک ستار یا ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہین انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایہ ناز دھرپد آپکو اس کتاب مین ملیگا۔ فی الحقیقت مصنف نے لاکھون روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت کا ماحصل اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے استادون کا سرمایہ ناز اسمین درج ہے۔ قیمت ... فی جلد

حصہ اول کی قیمت ... فی جلد۔ محصول ڈاک ہر حال ذمہ خریدار۔

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ